جناب ریاض الحسن نوری، ایم - اے

حکومت پرستی کا شرک

سب سے عظیم ظلم ہے ۔۔!

حکومت پرستی کا شرک!

آپ نے علمارکرام کی زبان سے بت پرستی، قبر پرستی وغیرہ کے شرک ہونے کا ذکر اکثر سنا ہوگا - لیکن شرک کی اور بھی دیگر اقسام ہیں، جن کا ذکر شاذو نادر ہی سننے میں آیا ہوگا -

مثلاً اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"اتخذوا احبارھم ورھبانھم من دون اللہ" الخ (التوبۃ)

کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علمار اور مشائخ کو (باعتبار اطاعت) رب بنا رکھا ہے، اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ فقط ایک معبود کی اطاعت کریں۔

کسی زمانے میں علمار اور مشائخ کو رب بنایا جاتا تھا اور آج کل سیاسی لیڈروں کو رب بنایا جاتا ہے -

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"أرأيت من اتخذ الٰھہ ھواہ" (الفرقان:۴۳)

کہ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا، جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے،

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے آپ کو بالکل خواہشات نفسانی کے تابع کر دیتا ہے اور احکام خداوندی اس کے آڑے نہیں آتے تو ایسا شخص بھی ایک طرح سے شرک ہی کر رہا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ شرک میں مبتلا ہونے کے لئے بغیر اللہ کو سجدہ کرنا ضروری شرط نہیں ہے بلکہ غیر اللہ کی بے چون و چرا متابعت، حد سے بڑھا ہوا اکرام اور اس کی ہر بات پہ صاد کرنا ہی کافی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ گذشتہ پیغمبروں، بزرگوں اور دیوی دیوتاؤں کی تصاویر گھروں میں لٹکائی جاتی تھیں مگر آج کل ان کی تصاویر سے کہیں زیادہ سیاسی لیڈروں اور حکام کی تصاویر عام ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آج کا شرک جو سب سے زیادہ عام ہے وہ لیڈر پرستی کا شرک ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکومت پرستی کے شرک کی طرف بھی متعدد جگہ توجہ دلائی ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"ولا یشرک فی حکمہ احدا" (الکھف: ۲۶)

کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں فرماتا۔

اب غور فرمائیے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شراب اور قمار بازی کو حرام قرار دیا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والوں پر حد لگائی اور اس میں شراب کے عادی اور غیر عادی کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ تو اب بھلا جو شخص یا حکومت شراب پینے کے پرمٹ یعنی اجازت نامے جاری کرتی ہے تو کیا وہ اپنے کو اللہ کے حکم میں عملاً شریک نہیں کر رہی بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ وہ نہ صرف شریک کر رہی ہے بلکہ اپنے حکم کو حکم الٰہی اور عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فوقیت دے رہی ہے۔ یہی معاملہ قمار بازی کے پرمٹ دینے کا ہے۔ یہ سب کچھ عیسائی احبار اور پادریوں کی پیروی ہے۔ عیسائی پادری بھی یہ کہا کرتے تھے کہ تم گناہ کر کے آجاؤ اور ہمارے سامنے اعتراف کر لو تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے بعد بعض پادریوں نے یہ بھی کہنا شروع کیا کہ اتنی رقم ہمیں دے دو تو پھر اگر تم فلاں فلاں گناہ کرو گے تو عند اللہ ماخوذ نہ ہوگے۔

یہ وہ طریقے تھے جن پہ عمل کر کے عیسائیوں نے اپنے احبار کو رب بنا رکھا تھا یعنی ان کے

اجازت نامے بھی دے سکتے ہیں۔ ان کی پیروی کرتے ہوئے اس زمانے کی بعض نام نہاد مسلمان حکومتیں بھی شراب خوری، قمار بازی اور زناکاری کے پرمٹ یا اجازت نامے جاری کر رہی ہیں۔ یہ شرک نہیں تو اور کیا ہے؟

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ان الحکم الا للہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین" (الانعام: ۵۷)

"حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ حق کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے"

پھر ارشاد ہوتا ہے:

"الا لہ الحکم" (الانعام: ۶۲)

خبردار کہ حکم اسی (اللہ تعالیٰ) کے لئے ہے۔

نیز یہ کہ:

"ان الحکم الا للہ الا تعبدوا الا ایاہ" (یوسف: ۴۰)

"حکم دینے کا اختیار خدا تعالیٰ ہی کو ہے، خبردار، اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو!"

سورۂ قصص میں ارشاد ربانی ہے:

"کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون!" (القصص: ۸۸)

کہ "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے اور حکم اور حکومت اسی کے واسطے ہے اور اسی کے پاس سب کو جانا ہے"

نیز فرمایا:

"وان یشرک بہ تؤمنوا فالحکم للہ العلی الکبیر" (غافر: ۱۲)

کہ "اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا ہے تو تم مان لیتے ہو، پس حکم واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے جو بڑا اور بلند مرتبے والا ہے"

اب ناظرین غور فرمائیں کہ اسلام کی تبلیغ کا یہ اثر ظاہر ہو چکا ہے کہ آج عیسائی،

کا جدید فرقہ آریہ سماجی اور جو کچھ ہو مگر پکا موحد ہے۔ مگر سب سے زیادہ شرک جو اس وقت دنیا میں ہو رہا ہے وہ حکومت پرستی کا شرک ہے۔

جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب یہودی زنا کے مقدمہ کا فیصلہ کروانے کے لئے آپ کے پاس آئے تو یہ آیت نازل ہوئی:

"وکیف یحکمونک وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللہ" (المائدۃ: ۴۳)

"وہ کیسے آپ کو اس معاملہ میں حکم بناتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے۔"

مذکورہ بالا آیت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جس معاملہ میں اللہ کا حکم موجود ہو، اس میں ردوبدل کرنے کا کسی کو بھی کوئی حق نہیں۔ . . . . . . جب قانون الٰہی میں ردوبدل کا حق پیغمبر کو بھی نہیں تو بھلا یہ حق دنیاوی حکمرانوں کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے اور جنہوں نے عملاً یہ حق لے رکھا ہے تو گویا انہوں نے اپنے لئے نبی سے بھی بلند مرتبہ تجویز کر رکھا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی بھی اسلامی قانون میں تبدیلی نہیں کی، سوائے اس کے یہ بیان دیا کہ اب جہاد تلوار سے نہ ہوگا بلکہ صرف قلم سے ہوگا۔ پھر غور فرمائیے کہ مرزا کی ہمت بھی یہ نہ ہوئی کہ اس تبدیلی کو کسی انسان سے منسوب کرتا، اس نے یہی کہا کہ مجھ پہ اللہ کی وحی ہوئی ہے اور اس کے مطابق میں یہ کہہ رہا ہوں۔ اس مثال سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جو لوگ شراب، جوئے اور سود، زناکاری، ناچ رنگ وغیرہ کے پرمٹ اور اجازت نامے دیتے ہیں، وہ نبوت سے بڑھ کر مقام کے قولاً نہ سہی عملاً مدعی ہیں۔ شراب وغیرہ کے سلسلے میں تو وہ غلط تاویل سے کام لیتے ہیں لیکن جوئے کے پرمٹ دینے میں تو کوئی دور از کار تاویل بھی نہیں کی جاتی نہ کی جا سکتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ایسی حکومتیں عملاً جھوٹی نبوت کے دعویٰ سے بڑھ کر مجرم ہیں۔

آج کل بہت سی نام نہاد مسلمان حکومتیں ایسی ہیں جنہوں نے ایک نہیں بلکہ تقریباً سارے کے سارے قوانین کو بدل رکھا ہے اور تمام کاروبار حکومت اللہ تعالیٰ کے قوانین کی خلاف ورزی پر چل رہے ہیں۔ یہ حکومتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں اپنے احکام کو ترجیح دیتی ہیں اور لوگوں کو کہتی ہیں کہ ہمارے احکام مانو، خدا کے احکامات کی خلاف ورزی کی

کوئی سزا نہیں، مگر ان کے بنائے ہوئے احکامات کی خلاف ورزی پہ سزا دی جاتی ہے سہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی،
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(باقی آئندہ - ان شاء اللہ)

بقیہ "تصریحات" ص۵ سے آگے

. . . پیشتر پاکستان کا کوئی شہر، بستی اور برصغیر کی تقسیم سے پیشتر پورے ہندوستان کا کوئی ہی کونہ ایسا ہوگا جہاں پہ حضرت حافظ صاحب مسلک اہلحدیث اور کتاب و سنت کی تبلیغ کی خاطر نہ گئے ہوں۔ کسی زمانہ میں اہلحدیث کا کوئی جلسہ اس وقت تک منعقد اور کامیاب نہیں ہو سکتا تھا جبتک کہ حافظ صاحب سے اس میں شمولیت کا وعدہ نہ لے لیا جاتا۔

زندگی کے آخری ایام میں ان کے اندر سوز و گداز اور کتاب و سنت سے عشق اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ وہ ہر وقت مطالعہ کتب تفسیر میں مشغول رہتے تھے اور صبح و شام مسجد میں درس دیتے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ فالج کے بعد ان کی زبان میں لکنت کے باوصف تاثیر میں بہت اضافہ ہو گیا تھا اور ان کا ہر کلمہ اور ان کی ہر بات دل و دماغ پہ گہرے نقوش ثبت کئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔

حافظ صاحب کے انتقال کی خبر سنتے ہی پاکستان کے گوشے گوشے سے لوگ ان کی آخری زیارت کرنے اور ان کے جنازے میں شرکت کے لئے راولپنڈی پہنچے اور آہوں اور سسکیوں کے درمیان مغفرت کی دعاؤں کے ساتھ انہیں سفرِ آخرت پر روانہ کیا گیا، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین!